بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدس اوراق کوری سائکل کرنا اور اس کی احتیاطیں

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس بارے میں کہ شریعت مطہرہ میں مصحف شریف اور دیگر مقدس اوراق کی حفاظت کی کیا حیثیت ہے؟ نیز اس مقصد کے لئے جن اوراق کو سمندر برد کر دیا جاتا ہے، وہ کچھ عرصے بعد ساحل پہ آجاتے ہیں، اور ان کی شدید بے حرمتی ہوتی ہے، تو اس صورت میں سمندر برد کرنے کے متعلق حکم شرع کیا ہوگا، اور اگر انہی اوراق کو کسی کیمیکل سے مٹا کر، ریسائکل کرتے ہوئے دوبارہ مقدس کتابوں میں بطور جلد اور صفحات کے استعمال کیا جائے تو کیا شریعت اس بات کی اجازت دیتی ہے؟ یہ بھی واضح کیجئے کہ دریا برد کر دینے کے مقابلے میں کیا یہ ریسائکلنگ بہتر نہیں ہے؟

جواب

مصحف شریف اور دیگر مقدس اوراق کے تقدس کا خیال رکھنا، اور بے حرمتی سے بچانا بحیثیت مسلمان ہر ایک کا مذہبی فریضہ ہے، قرآن مجید تو وہ کتاب ہے جس کی عظمت و طہارت خود خالق کائنات عزوجل یوں ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ (78) لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (79) تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: بیشک یہ عزت والا قرآن ہے محفوظ نوشتہ میں، اسے نہ چھوئیں مگر باوضو۔" (پارہ 27، سورۃ الواقعہ، آیت 77 تا 79)

﴿لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ﴾ کے تحت مفسرین و فقہاء فرماتے ہیں کہ اس آیت مبارکہ میں قرآن مجید کو بے وضو و بے غسل چھونے سے منع کیا گیا ہے، اس ممانعت سے ہی پاک کلام کی عظمت کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

یونہی مبارک کلمات پر مشتمل دیگر مقدس اوراق کی تعظیم بھی ضرور مطلوبِ شرع ہے، مجمع الزوائد میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من رفع کتاباً فیه اسم من اسماء الله، رفع الله اسمه فی علیین، وخفف عن والدیه العذاب، وان کانا کافرین" ترجمہ: جو کوئی زمین سے ایسا کاغذ اٹھائے جس میں اللہ عزوجل کے ناموں میں سے کوئی نام ہو، تو اللہ عزوجل اس کا نام علیین میں بلند فرمائے گا، اور اس کے والدین کے عذاب میں تخفیف کریگا، اگرچہ اس کے والدین کافر ہی کیوں نہ ہوں"۔ (مجمع الزوائد، باب اللقطۃ، جلد 4، صفحہ 169، مطبوعہ قاہرہ)

انہی ترغیبات و احکامِ شرع کو مدِ نظر رکھتے ہوئے علمائے کرام نے ناقابل انتفاع مقدس اوراق کی حفاظت اور انہیں بے حرمتی سے بچانے کے لئے مختلف طریقے ارشاد فرمائے ہیں۔

پہلا اور سب سے بہتر طریقہ انہیں پاک کپڑے میں لپیٹ کر زمین میں دفن کر دینا ہے، وہ بھی یوں کہ یا تو ان کے لئے لحد (یعنی بغلی قبر)

بنائی جائے، یا صندوق نما قبر کھودیں تو چھت بنا کر مٹی ڈالی جائے، جیسے میت کے لئے قبر بنائی جاتی ہے تاکہ ان پر ڈائریکٹ مٹی نہ پہنچے، ورنہ اس میں تحقیر کا پہلو ہے۔

چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے: "المصحف اذا صار خلقاً لا يقراء منه، ويخاف ان يضيع يجعل فى خرقة طاهرة ويدفن، ودفنه اولى من وضعه موضعاً يخاف ان يقع عليه النجاسة او نحو ذلك ويلحد له، لانه لو شق ودفن يحتاج الى اهالة التراب عليه، وفى ذلك نوع تحقير الا اذا جعل فوقه سقف بحيث لا يصل التراب اليه، فهو حسن ايضاً" ترجمہ: مصحف جب بوسیدہ ہو جائے کہ قراءت نہ کی جا سکے، اور اس کے ضائع ہونے کا خوف ہو تو اسے پاک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیا جائے، دفن کر دینا، ایسی جگہ رکھنے سے بہتر ہے جہاں اس کی بے حرمتی ہونے کا اندیشہ ہو، اور ان (کو دفن کرنے) کے لئے لحد بنائی جائے، کیونکہ اگر سیدھی قبر کھود کر دفن کریں گے تو براہ راست ان پر مٹی ڈالنی پڑے گی، اور اس میں تحقیر کا پہلو ہے، مگر یہ کہ ان پر چھت بنا دی جائے، تاکہ ان تک مٹی نہ پہنچ سکے، یہی طریقہ اچھا ہے۔" (فتاوی عالمگیری، کتاب الکراہیۃ، الباب الخامس فی آداب المسجد والقبلۃ والمصحف، جلد 5، صفحہ 399، مطبوعہ کراچی)

دوسرا طریقہ جلانا ہے لیکن اس میں یہ تفصیل ہے کہ قرآن عظیم کو جلانے کی تو ہرگز اجازت نہیں البتہ دیگر مقدس اوراق کو اس صورت میں جلایا جا سکتا ہے جبکہ ان میں سے آیات، احادیث، اللہ عزوجل، فرشتوں، اور رسولوں کے اسمائے گرامی الگ کر لئے جائیں اور یہ یقینا بہت مشکل کام ہے اور آج کے مشینی پرنٹنگ کے زمانے میں بغیر کیمیکل کے مٹانا اور بھی زیادہ مشکل ہے۔

قرآن مجید کو جلانا ناجائز ہے، چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے: "فی الذخیرہ المصحف اذا صار خلقاً وتعذر القراۃ منه لا يحرق بالنار، اليه اشار محمد، وبه ناخذ" ترجمہ: ذخیرہ میں ہے کہ مصحف جب بوسیدہ ہو جائے اور اسے پڑھا نہ جا سکتا ہو، تو اس کو آگ میں نہیں جلایا جائے گا، امام محمد علیہ الرحمہ نے اسی طرف اشارہ کیا ہے، اور ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں۔" (ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد 9، صفحہ 696، مطبوعہ پشاور)

دیگر مقدس اوراق کے جلانے کے متعلق درمختار میں ہے: "الکتب التی لا ینتفع بھا یمحی عنھا اسم اللہ وملائکتہ ورسلہ ویحرق الباقی، ولا باس بان تلقی فی ماء جار، کما ھی او تدفن وھو احسن" ترجمہ: وہ کتابیں جو قابل انتفاع نہ رہیں ہوں، ان میں سے اللہ عزوجل، فرشتوں اور رسولوں کے نام مٹا کر بقیہ کو جلا دیا جائے، یا وہ کتابیں جس حالت میں ہوں، اسی طرح انہیں جاری پانی میں بہا دیا جائے، یا دفن کر دیا جائے، اور دفن کرنا زیادہ اچھا ہے۔" (درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، جلد 9، صفحہ 696، مطبوعہ کراچی)

امام اہلسنت، مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: "قواعد بغدادی وابجد اور سب کتب غیر منتفع بہا ماورائے مصحف کریم کو جلا دینا بعدِ محوِ اسمائے باری عز اسمہ اور اسمائے رسل وملائکہ صلی اللہ تعالی علیہم وسلم اجمعین کے جائز ہے۔" (فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 339، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

تیسرا طریقہ یہ ہے کہ قرآن مجید اور اوراق مقدسہ کو گہرے دریا یا بیچ سمندر میں کوئی وزنی پتھر باندھ کر اس طرح ٹھنڈا کیا جائے کہ وہ اوراق پانی کی تہہ میں چلے جائیں، پھر باہر ایسی جگہ نہ آسکیں جہاں ان کی بے ادبی ہو۔

درمختار میں ہے: "ولا باس بان تلقی فی ماء جار کماھی" ترجمہ: اور مقدس کتابیں جو بوسیدہ ہو جائیں انہیں جاری پانی میں بہا دیا جائے"۔ (درمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، جلد 9، صفحہ 696، مطبوعہ پشاور)

وقار الفتاوی میں ہے: "قرآن پاک کے بوسیدہ اور پرانے اوراق اور وہ اخبارات جن پر قرآنی آیات واحادیث وغیرہ لکھی ہوئی ہوتی ہیں، ان کو جمع کرنا اور اس کے بعد ایک مقام پر دفن کر دینا یا کھلے پانی جیسے سمندر یا دریا وغیرہ میں پتھر باندھ کر ڈال دینا سب سے زیادہ مناسب ہے"۔ (وقار الفتاوی، جلد 2، صفحہ 100، مطبوعہ بزم وقار الدین، کراچی)

البتہ اگر ان طریقوں کے اپنانے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑے، مثلاً دفنانے کے لئے زمین میسر نہ آئے، یا جلانے کے لئے قرآنی اوراق اور دیگر مقدس اسماء کو الگ کرنے میں انتہائی مشکل کا سامنا کرنا پڑے، اور دریا یا سمندر میں بہانے سے دوبارہ کنارے پر آ جانے کا خطرہ ہو، تو ان کے علاوہ کوئی اور موافق شرع طریقہ بھی اپنایا جا سکتا ہے۔

سوال میں مذکور طریقہ کار (ریسائیکلنگ) کو بھی اختیار کیا جا سکتا ہے جبکہ اس کے لئے پاکی وطہارت اور ادب پر مشتمل طریقہ اختیار کیا جائے اس طریقہ کار کی اصل کا جواز فقہاء کرام رحمھم اللہ کی کتب سے بھی ثابت ہے۔

چنانچہ قرآنی کلمات کو پانی سے مٹانے کے متعلق محیط برہانی وعیون المسائل میں ہے: "ولو کان عند رجل مصحف قرآن قد خلق وصار بحال لا يقرأ فيه، فإن أمكنه أن يمحوه بالماء فعل وأن لم يمكنه فإنه يجعله في خرقة نظيفة ويدفنه تحت الأرض" ترجمہ: اگر کسی کے پاس بوسیدہ قرآن ہو جس سے قراءت نہ کی جا سکے، تو اگر اسے پانی کے ساتھ دھونا ممکن ہو تو دھو ڈالے، ورنہ پاک کپڑے میں لپیٹ کر زمین میں دفن کر دے۔" (عیون المسائل، کتاب الاستحسان، مصحف القرآن الخلق، صفحہ 475، مطبوعہ بغداد)

بوقت ضرورت اللہ عزوجل اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء گرامی مٹانے میں بھی حرج نہیں۔ ردالمحتار میں ہے: "ولو کان فیہ اسم اللہ تعالی او اسم النبی علیہ الصلاۃ والسلام یجوز محوہ" ترجمہ: اگر کسی کاغذ پر اللہ عزوجل یا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہو تو ان کا مٹانا جائز ہے۔ (ردالمحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، جلد 9، صفحہ 637، مطبوعہ پشاور)

فتاوی تاتارخانیہ ونہر الفائق میں ہے: واللفظ للثانی: "ولو كان فيما أصابوه مصحفا فيه شيء من كتب اليهود والنصاري لا يدرى أفيه شيء من الكتب السماوية أو كفر لا يدخله الإمام الغنيمة للقسمة مخافة أن يقع في سهم رجل فيبيعه من المشركين وذلك مكروه، ولا ينبغي أن يحرق مخافة أن يكون فيه شيء من أسماء الله تعالى، قالوا: وتصير هذه المسألة رواية عن الأصحاب في المصحف إذا خلق بحيث لا يقرأ فيه أن لا يحرق بالنار، **وإذا كره إحراقه ينظر إن كان لورقه قيمة وينتفع به بعد المحو بالغسل بأن كان مكتوبا على جلد مدبوغ أو ما أشبه ذلك فإنه يمحى ويجعل الورق في الغنيمة وإلا يغسل ويدفن**"

ترجمہ: اگر مالِ غنیمت میں کتابیں ملیں جن میں یہود ونصاری کا کچھ لکھا ہوا ہو، لیکن یہ معلوم نہ ہو سکے کہ کتب سماویہ ہیں یا کفریہ ہیں، تو امام تقسیم کاری کے لئے انہیں مالِ غنیمت میں شامل نہ کرے، کہ خوف ہے کہ کسی ایسے شخص کے حصے میں آئے جو انہیں مشرکین کے

ہاتھوں بیچ دے، اور یہ مکروہ ہے، یونہی اللہ عزوجل کے اسماء ان کاغذوں میں موجود ہونے کے خوف سے انہیں جلانا بھی مناسب نہیں، فقہاء فرماتے ہیں: یہ مسئلہ اسی طرح ہے جو ہمارے اصحاب سے بوسیدہ قرآن کے بارہ میں منقول ہے کہ اسے بھی نہیں جلایا جائے گا، **پھر جب انہیں جلانا مکروہ ہے، تو دیکھا جائے کہ ان اوراق کی قیمت ہے؟ اور کلمات مٹانے کے بعد قابل نفع ہوں گے؟ یوں کہ وہ دباغت شدہ جلد پر لکھے ہوں، اگر ایسا ہو تو انہیں مٹا کر اوراق کو مالِ غنیمت میں شامل کر دیا جائے، ورنہ دھو کر دفن کر دے۔**"

(نہر الفائق، کتاب الجہاد، باب الغنائم، جلد3، صفحہ 210، مطبوعہ بیروت)

فی زمانہ ری سائیکلنگ کلمات کو اوراق سے مٹا کر ان اوراق کو دوبارہ قابل استعمال بنانے کے جدید طریقہ کا ہی نام ہے مگر اس تیزی کے دور میں ری سائیکلنگ کا مروج طریقہ کار مقدس اوراق کے اعتبار سے بے ادبی پر مشتمل ہے اگر اس رائج طریقہ کار میں تبدیلی کر کے مقدس اوراق کیلئے ادب والا طریقہ اختیار کیا جائے اور باقاعدہ علماء کرام کی نگرانی میں ذیل میں دی گئی ہدایات کے مطابق جائز و شرعی طریقہ کار پر عمل کیا جائے تو یہ امت مسلمہ پر ایک بہت بڑا احسان ہوگا، موجودہ مشکلات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ضرورت اس امر کی ہے کہ اہل ثروت و صاحب اقتدار افراد اوراق مقدسہ کی تعظیم کی خاطر ایسے بڑے بڑے پلانٹ تیار کریں جہاں شرعی اصولوں کے مطابق ادب کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے اوراق مقدس کی ریسائیکلنگ کی جائے تاکہ امت مسلمہ کی بہت بڑی مشکل آسان ہو جائے اور خود اپنے لئے سامان بخشش ہو جائے کہ اللہ عزوجل کے مشہور ولی حضرت سیدنا بشر حافی علیہ الرحمہ کی توبہ کا سبب بھی مقدس کاغذ کی تعظیم بنا۔

مقدس اوراق کی ری سائیکلنگ سے متعلق چند ضروری ہدایات:

(1) اوراق مقدسہ اٹھانے والے، انہیں لوڈ، اَن لوڈ کرنے والے، کلمات مقدسہ مٹانے والے سب مسلمان ہوں اور باوضو ہوں۔

(2) اوراق مقدسہ اٹھانے، لوڈ اَن لوڈ کرنے میں انہیں ادب کے ساتھ اٹھایا، رکھا جائے ہرگز عام چیزوں کی طرح مقدس اوراق کے کاٹن یا بنڈل پھینکے نہ جائیں۔

(3) اوراق مقدسہ کیلئے صاف ستھری گاڑیوں اور ٹرالیوں کا انتظام کیا جائے جس میں اس بات کا خاص اہتمام کہ کوئی بھی ورق کسی طرح بھی گاڑیوں یا کام کرنے والوں کے پاؤں تلے نہ آئے۔

(4) اوراق مقدسہ کو کسی کٹر (Cutter) کے ذریعہ ٹکڑے ٹکڑے نہ کیا جائے بلکہ باطہارت لوگوں کے ہاتھوں سے پاک کیمیکل کے ذریعے الفاظ کو مکمل طور پر مٹا دیا جائے۔

(5) اوراق سے مقدس کلام مٹانے کیلئے پاک کیمیکل جو بدبو والا نہ ہو وہی استعمال کیا جائے۔

(6) صفائی کیلئے بھی پاک پانی ہی استعمال کیا جائے۔

(7) استعمال شدہ پانی کو ہرگز بے ادبی کے مقام (عام نالیوں وغیرہ) میں ہرگز نہ بہایا جائے بلکہ یا تو دریا میں بہا دیا جائے، یا پاک زمین میں جذب کروا دیا جائے یا بھاپ بنا کر ہوا میں اڑا دیا جائے۔

(8) بہت عمدہ ہوگا کہ صفائی کے بعد ان اوراق کے گودے سے فقط قرآن کریم اور مقدس کتب کے لئے ہی گتے اور صفحات بنائیں جائیں یا کم از کم کسی جائز کام میں ہی استعمال کئے جائیں۔

یاد رہے کہ اگر ریسائکلنگ کے دوران مذکورہ بالا ہدایات کی پاسداری نہ ہو بلکہ ان اوراق کی بے حرمتی ہوتی ہو، یا کوئی حرام و نجس چیز استعمال کی جائے تو سخت ممنوع و ناجائز ہوگا، یونہی استعمال شدہ پانی کو بے ادبی کی جگہ ڈالنا بھی درست نہیں۔

اگر تمام تر احتیاطوں کو نہ بجالایا جاسکے تو اس طریقے سے احتراز کرکے دوسرے طریقے ہی اختیار کریں اور اگر اس پر عمل درآمد ہوسکے تو غالبا آج کے زمانے میں یہ سب سے آسان طریقہ ہوگا اور اللہ کرے کہ مسلمان اجتماعی طور پر یہ طریقہ اختیار کریں اور کیا ہی سعادت کی بات ہوگی اہل اقتدار کے لئے، اگر وہ اپنے اختیارات کو اللہ و رسول جل وعلاو صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا اور عظمت قرآن کے لئے استعمال کریں اور حکومتی سطح پر قرآن اور مقدس اوراق کے تحفظ کے لئے یہ اقدامات اٹھائیں اور اپنی آخرت کی نجات کا سامان بنائیں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Pin-6546

تاریخ اجراء: 06ذوالحجۃ الحرام 1441ھ/28جولائی 2020ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net